مولانا عبدالرحیم ـــــ ایک عالم لائبریرین

افضل حق قرشی

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ لائبریری و انفارمیشن سائنس پنجاب یونیورسٹی، لاہور

مولانا عبدالرحیم کے جد امجد حافظ محمود افغانستان کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے خاندانی دشمنی کی وجہ سے افغانستان سے ہجرت کی اور ڈیرہ اسمٰعیل خان میں پہلے علاقہ تھل[۱] میں اور پھر موضع ٹیکن میں آباد ہو گئے۔ ان کی اولاد بعد میں موضع ٹڈی تحصیل کلاچی میں سکونت پذیر ہوگئی۔ مولانا عبدالرحیم کے دادا میاں رضا محمد کی اولاد، خاص شہر کلاچی میں مقیم ہوئی۔ آپ کا تعلق لوہانی قبیلہ سے ہے۔[۲]

آپ کی ولادت ۲۶ شوال ۱۲۹۲ھ بمطابق ۲۵ نومبر ۱۸۷۵ء کو ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد مولانا محمد نعیم سے حاصل کی۔ بعد ازاں کلاچی ہی کے قاضی عبدالمجید اور مولانا صدرالدین سے تحصیل علم کی۔ مولانا محمد داؤد کی ترغیب سے علم حدیث کی طرف متوجہ ہوئے۔ اسی دوران مولانا غلام رسول سے قرآن مجید حفظ کیا۔[۳] کلاچی مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر سے انگریزی کے ابتدائی اسباق پڑھے اور مشقیں سیکھیں۔ پھر مطالعہ سے استعداد بڑھائی۔[۴]

یوں لگتا ہے کہ تحصیل علم کے بعد آپ تدریس میں مصروف ہو گئے۔ میرے اس قیاس کی بنیاد آپ کی ابتدائی دو تصانیف رِدءِ الاخوان اور میزان اللسان ہیں جو طلبا کی ضروریات کے لئے لکھی گئیں۔ اس سلسلہ میں کچھ عرصہ آپ کوئٹہ میں بھی مقیم رہے۔ رِدءِ الاخوان کے ترقیمہ میں تحریر ہے:

بتاریخ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۲۰ھ در
شہر کوئٹہ ملک بلوچستان اتمام رسید۔[۵]

آپ ۱۹۱۰ء میں پنجاب یونیورسٹی کے منشی فاضل کے امتحان میں شریک ہوئے اور یونیورسٹی بھر میں دوم رہے۔(۶) ۱۹۱۱ء میں مولوی فاضل کا امتحان درجہ اول میں پاس کیا۔(۷) اسی سال ''وکیل'' امرتسر میں بطور سب ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ اس دوران آپ نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات کا اردو ترجمہ شروع کیا۔ اس کا ایک حصہ ''مکتوبات امام ربانی اردو مشرح مع سوانح عمری'' کے عنوان سے امرتسر سے شائع ہوا۔ یہ مکتوبات امام ربانی کے پہلے سترہ مکاتیب کا ترجمہ ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ بعد میں یہ کام مکمل نہ ہو سکا۔ ۱۹۱۲ء میں ''زمیندار'' لاہور سے بطور مترجم وابستہ ہو گئے۔

اسلامیہ کالج پشاور کے قیام (۱۹۱۳ء) کے ساتھ ہی صاحبزادہ عبدالقیوم (۱۸۶۲ء۔ ۱۹۳۷ء) کی کوششوں سے پشاور کے ممتاز عالم دین مولانا حافظ غلام جیلانی مرحوم (۱۷۸۴/۱۷۸۳۔ ۱۸۷۵ء) کا کتاب خانہ اسلامیہ کالج کو مل گیا۔ اس کتاب خانہ کے لئے ایک عالم لائبریرین کی تلاش شروع ہوئی۔ اسلامیہ کالجیٹ سکول کے ہیڈ ماسٹر غلام سرور خان، کلاچی کے رہنے والے اور مولانا عبدالرحیم کے جاننے والے تھے۔ انہوں نے صاحبزادہ صاحب کو یقین دلایا کہ مولانا بہترین لائبریرین ثابت ہوں گے۔ چنانچہ آپ کو لاہور سے بلوایا گیا۔ صاحبزادہ صاحب سے آپ کی ملاقات ہوئی اور آپ کو پروانہ تقرری مل گیا۔ اس طرح ۱۳ ستمبر ۱۹۱۳ء سے بطور ناظم مکتبہ علوم شرقیہ اسلامیہ کالج پشاور، آپ نے انتظام سنبھال لیا۔(۸) نظامت مکتبہ علوم شرقیہ کے علاوہ اسلامیہ کالجیٹ سکول میں عربی کی تدریس بھی آپ کے ذمہ تھی۔ شروع میں آپ اول مدرس عربی(۹) اور بعد میں ہیڈ عربک ٹیچر(۱۰) کے طور پر کام کرتے رہے۔ جب کالج میں آرٹس کلاسز کا اجرا ہوا اور عربی کو بطور ایک مضمون شامل نصاب کیا گیا تو آپ کو کالج میں بطور لیکچرار لے لیا گیا۔(۱۱) بعد میں پشتو کی تدریس بھی آپ کے سپرد کر دی گئی۔ آپ نے تھوڑے ہی عرصہ میں مکتبہ علوم شرقیہ کی ایک مکمل فہرست ''لباب المعارف العلمیہ فی دار العلوم اسلامیہ'' کے نام سے مرتب کر دی۔ اس میں دو ہزار چھ سو بائیس اندراجات ہیں اور چھ سو اٹھاسی مصنفین کے بارے میں جامع معلومات مہیا کی گئی ہیں۔ مخطوطات کی تعداد ایک ہزار بتیس اور مطبوعات کی تعداد ایک ہزار چھ سو دس ہے۔(۱۲) آپ ۱۹۳۰ء میں حج کی سعادت سے بہرہ یاب ہوئے۔ تیس برس خدمات سرانجام دینے کے بعد آپ ۱۹۴۳ء میں ریٹائر ہو گئے۔ دوبارہ ۱۹۴۷ء بطور ناظم مکتبہ آپ کی تقرری ہوئی۔ جون ۱۹۵۰ء میں اس سے بھی سبکدوش ہو گئے۔(۱۳) بھانہ ماڑی پشاور کے مولانا سید فضل صمدانی بنوری (۱۸۸۲/۱۸۸۳۔ ۱۹۶۹ء)

کے پاس ایک نہایت قیمتی کتاب خانہ تھا۔ اس میں نادر مخطوطات و مطبوعات اور اخبارات و رسائل تقریباً دس ہزار کی تعداد میں تھے۔ ان کی خواہش پر اس کتاب خانہ کی فہرست سازی کے لئے آپ ان کے ہاں ٹھہر گئے۔ اسی دوران ایک مختصر سی علالت کے بعد ۱۹ ستمبر ۱۹۵۰ء کو خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو اسلامیہ کالج کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ اولاد نرینہ میں دو بیٹے محمد اسحاق اور محمد اسماعیل چھوڑے۔

اسلامیہ کالج پشاور کے مجلّہ ''خیبر'' نے ادارتی شذرے میں آپ کو یوں خراج تحسین پیش کیا:

> ''الحاج مولانا عبد الرحیم صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات کا سانحہ ہم سب کے لئے یکساں ہوشربا ہے۔ کالج لائبریری کے مہتمم اور پروفیسر عربی و پشتو کی حیثیت سے انہوں نے اس دار العلوم کی چونتیس سال خدمت کی اور ہمیں اور ہمارے پیشتر واصحاب کو اپنے چشمۂ علم سے سیراب کیا۔ مرحوم عالم باعمل، فاضلِ بے بدل، درویش صفت اور کئی بلند پایہ عربی اور اردو کتابوں کے مصنف تھے۔ حضرت مولانا مغفور کو دار العلوم سے جو والہانہ محبت تھی، وہ دنیا سے مفارقت کے بعد بھی قائم رہی، اور آپ نے یہیں پیوندِ زمین ہونا پسند کیا۔ ہم بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہیں کہ وہ انہیں جنت الفردوس میں بلند مراتب پر فائز کرے۔ آمین''(۱۴)

آپ کی تصانیف اور تراجم کی فہرست درج ذیل ہے۔

غیر مطبوعہ

البدور البازغہ: مصنفہ شاہ ولی اللہؒ

تفہیمات الٰہیہ: مصنفہ شاہ ولی اللہؒ

تفسیر الجواہر: طنطاوی کی تفسیر جلد ۲ تا ۵ کا ترجمہ۔

رِدء الاخوان: عربی زبان کے متداول اور کثیر الاستعمال الفاظ کی لغت جس میں غرائب القرآن اور اس کے محاورات کا خصوصیت سے التزام کیا گیا ہے۔ الفاظ اور محاورات کے معانی فارسی زبان میں تحریر کیے ہیں۔ (مخزونہ کتاب خانہ اسلامیہ کالج پشاور)

روح الاجتماع: ڈاکٹر لیبان کی کتاب کا ترجمہ۔ یہ ترجمہ غالباً احمد فتحی زاغلول پاشا کے عربی ترجمہ سے کیا

گیا ہے۔ (سرورق، لباب المعارف العلمیہ جلد اول)

فہرست مضامین قرآن: ساڑھے ستائیس سو عنوانات پر مشتمل مضامین قرآن کی فہرست

(لباب المعارف العلمیہ جلد دوم۔ص۔۱۴)

قوت ارادی: ایک انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ

میزان اللسان فی معرفتہ النحو بامثلہ القرآن: قواعد نحو پر مشتمل ہے اور عربی زبان میں لکھی گئی ہے۔
(مخزونہ کتاب خانہ اسلامیہ کالج پشاور)

نثر الآلی: حضرت علیؓ کے اقوال کا اردو ترجمہ۔

مطبوعہ

لباب المعارف العلمیہ فی دار العلوم اسلامیہ: یعنی مکتبہ شرقیہ دار العلوم اسلامیہ پشاور کی فہرست۔ پشاور: (۱۹۱۸)

لباب المعارف العلمیہ: جلد دوم پشاور: (۱۹۳۹)

سلسلۂ صحائف اربعہ برائے تدریس عربی بطریق تلقین طبعی: منظور شدہ سررشتۂ تعلیم صوبہ سرحد۔ لاہور: قومی کتب خانہ۔

المامول فی حاشیۃ الفصول: یہ فصول شاشی کا حاشیہ ہے جسے صاحبزادہ عبدالقیوم کے والد صاحبزادہ عبدالرؤف نے تحریر کیا تھا۔ مولانا عبدالرحیم نے کتاب کی تصحیح کی اور فارسی زبان میں مصنف کی مفصل سوانح تحریر کی۔

تراجم

مقالہ ''اعجاز القرآن'' مطبوعہ دائرۃ المعارف لقرن عشرین کا ترجمہ جو ماہنامہ البیان، امرتسر میں شائع ہوا۔

سیرت النبیؐ: یہ ایک رسالہ کا پشتو ترجمہ ہے جو ۱۹۳۲ء میں رسالہ پشتو، کابل میں گیارہ اقساط میں شائع ہوا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ

تفسیر آیۂ کریمہ۔ لاہور: الہلال بک ایجنسی، ۱۹۲۸ء

خلاف الامتہ فی العبادات۔ لاہور: الہلال بک ایجنسی، ۱۹۳۰ء (اس میں بتایا گیا ہے کہ اہل سنت کے مختلف فرقوں کی عبادات میں جو اختلافات ہیں وہ فروعی ہیں۔ ان کو اصل عبادات کے جائز و باطل ہونے میں کوئی دخل نہیں۔)

فتویٰ شرک شکن۔ لاہور: الہلال بک ایجنسی (فتاویٰ ابن تیمیہ میں سے ترجمہ)

مناسک حج۔ لاہور: الہلال بک ایجنسی، ۱۹۵۶

ولی اللہ۔ لاہور: الہلال بک ایجنسی، ۱۹۲۹ (فتاویٰ ابن تیمیہ میں سے ترجمہ)

امام ابن قیمؒ

تفسیر المعوذتین۔ لاہور: الہلال بک ایجنسی، ۱۹۳۱ء (شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے سورۂ فلق و سورۂ والناس کی ایک مختصر تفسیر لکھی تھی۔ اس کی توضیح میں امام ابن قیمؒ نے ایک مستقل رسالہ تحریر کیا تھا۔ یہ اسی کا ترجمہ ہے۔)

اسلامی تصوف۔ لاہور: الہلال بک ایجنسی، (۱۹۳۰)۔ (یہ امام ابن قیم کی تالیف طریق الھجرتین و باب السعادتین کے حصہ اول کا ترجمہ ہے۔ جس میں اسلام کے حقیقی تصوف کو پیش کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں تصوف اسلام، فقر مسنون اور طریقت و حقیقت کے اصول و قواعد بہ تشریح بیان کئے گئے ہیں۔)

مجدد الف ثانیؒ

مکتوبات امام ربانی اردو مشرح مع سوانح عمری۔ امرتسر: روز بازار پریس، ۱۹۱۲۔

شاہ ولی اللہؒ

حجتہ اللہ البالغہ۔ لاہور: قومی کتب خانہ، ۱۹۵۳۔ ۲ ج۔

خیر کثیر۔ بمبئی: ابناً مولوی محمد بن غلام رسول سورتی تاجرانِ کتب، (۱۹۵۰)

جمال الدین افغانیؒ

مقالات سید جمال الدین افغانی مع مختصر سوانح حیات سید جمال الدین افغانی، علامہ محمد عبدہٗ

مصری و مرزا محمد باقر ایرانی۔ پشاور : روزنامہ سرحد' [س۔ن] [یہ کام ۱۹۳۵ میں ختم ہو چکا تھا۔ دو دفعہ مسودہ کاتبوں کے ہاتھوں میں دیا گیا اور یکے بعد دیگرے دو دفعہ کاپیاں لکھی گئیں۔ لیکن مرور زمانہ نے اشاعت کی مہلت نہ دی۔ اور کسی نہ کسی وجہ سے یہ اوراق چھپ نہ سکے۔ پھر کتاب کی چھپائی شروع ہوئی تو ہزاروں مشکلات عود کر آئیں۔ اور سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ کاغذ کا ملنا دشوار نہیں بلکہ ناممکن ہو گیا۔

(تعارف اللہ بخش یوسفی' ناشر)

طنطاوی جوہری ؒ

جواہر العلوم : بمبئی : کتابستان' ۱۹۴۲۔

علامہ رشید رضا ؒ

نجد و حجاز ۔ لاہور: الہلال بک ایجنسی' ۱۹۲۷ (الوہابیون فی الحجاز کا ترجمہ)

جامع للآداب ۔ عربی کتاب آداب الفتےٰ کا ترجمہ۔ اشاعت دوم ۔ لاہور: قومی کتب خانہ' ۱۹۶۶ء۔ (دیباچہ ۲۲ جون ۱۹۱۶ء)

ڈاکٹر احسان اللہ خان

اسلام اور کمیونزم ۔ پشاور: ادبی ٹولہ سرحد' (انگریزی سے پشتو ترجمہ)

نثر اللآلی

حضرت علیؓ کے اقوال کا پشتو ترجمہ۔ پشاور : ادارہ اشاعت سرحد۔

حواشی

۱۔ ڈیرہ اسماعیل خان کے جنوب میں دریائے سندھ کے مغربی کنارے پر پھیلا ہوا علاقہ تھل کہلاتا ہے۔ اس سے اوپر مغرب کی جانب وسیع علاقہ جس میں تحصیل کلاچی شامل ہے' دامان کہلاتا ہے۔

۲۔ مکتوب محمد اسحاق بنام راقم مؤرخہ ۳۰ ستمبر 1995ء

۳۔ محمد امیر شاہ قادری۔ تذکرہ علماء و مشائخ سرحد جلد دوم۔ پشاور: عظیم پبلشنگ ہاؤس' ۱۹۷۲۔ ص۔۹۹۔

۴۔ مکتوب محمد اسحاق محولہ بالا۔

۵۔ ردء الاخوان۔ مخزونہ کتاب خانہ اسلامیہ کالج پشاور۔

۶۔ **Punjab Gazette. pt III June 17,1910. p.506**

۷۔ **Punjab Gazette. pt III August 25,1911. p.981**

آپ کے سبھی سوانح نگار (محمد امیر شاہ قادری مصنف تذکرہ علماء و مشائخ سرحد' قاری فیوض الرحمٰن مصنف مشاہیر علمائے سرحد اور محمد شفیع صابر مصنف شخصیات سرحد) تحریر کرتے ہیں کہ آپ نے ادارۂ زمیندار سے وابستگی کے زمانہ میں منشی فاضل اور مولوی فاضل کے امتحانات پاس کئے تھے۔ یہ بات درست نہیں۔

۸۔ مکتوب محمد اسحاق محولہ بالا۔

۹۔ آپ کی تصنیف الصحیفۃ الثانیہ کے تعارف میں تحریر ہے۔ ''کتبہ عبدالرحیم ساکن کلاچی ڈیرہ اسماعیل خان نزیل پشاور۔ اول مدرس عربی اسلامیہ کالجیٹ سکول' ناظم مکتبہ شرقیہ دارالعلوم پشاور۔

۱۰۔ الصحیفۃ الثانیہ کے دیباچہ طبع اول کے اختتام پر تحریر ہے۔''کتبہ عبد الرحیم ہیڈ عربک ٹیچر اسلامیہ کالجیٹ سکول' ناظم مکتبہ شرقیہ دار العلوم اسلامیہ پشاور ۱۶ مارچ ۱۹۲۱۔

۱۱۔ مکتوب حاجی عبد الحمید (لائبریرین اسلامیہ کالج پشاور) بنام راقم مورخہ ۳۱ مئی ۲۰۰۰ء۔ الصحیفۃ الثانیہ مطبوعہ ۱۹۳۷ کے سرورق پر تحریر ہے۔''مولوی عبد الرحیم...... پروفیسر عربی و پشتو اسلامیہ کالج و ناظم مکتبہ شرقیہ دار العلوم اسلامیہ پشاور۔'' آپ کے سبھی سوانح نگار اسلامیہ کالجیٹ سکول سے آپ کی وابستگی کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۲۔ نسیم فاطمہ۔اردو مخطوطات کی کیٹلاگ سازی اور معیار بندی۔کراچی: لائبریری پروموشن بیورو' ۲۰۰۰۔ص۔۱۳۷۔

۱۳۔ مکتوب محمد اسحاق محولہ بالا وتذکرہ علماء ومشائخ سرحد جلد دوم۔ص۔۱۰۱

۱۴۔ خیبر۔جنوری۔1951۔ص۔۲۔